81132 - عذر كى بنا پر رمضان كے روزے چھوڑنے والے كا فطرانہ

سوال

كيا عذر مثلا سفر يا بيمارى كى بنا پر مكمل رمضان المبارك كے روزے نہ ركھنے والے پر بھى فطرانہ ادا كرنا فرض ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

آئمہ اربعہ وغيرہ ميں سے جمہور اہل علم كا يہ كہنا ہے كہ فطرانہ كى ادائيگى ہر مسلمان شخص پر فرض ہے، چاہے وہ روزے نہ بھى ركھے، اس ميں سعيد بن مسيب اور حسن بصرى رحمہما اللہ كے علاوہ كسى اور نے مخالفت نہيں كى، ان دونوں كا كہنا ہے كہ:

" فطرانہ صرف روزہ ركھنے والے پر ہى فرض ہے، ليكن درج ذيل دلائل كى بنا پر جمہور اہل علم كا قول ہى صحيح ہے:

1 - فطرانہ كى فرضيت كى اصل حديث كا عموم.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فطرانہ ميں ايك صاع جو، يا ايك صاع كھجور ہر غلام اور آزاد، مرد و عورت چھوٹے اور بڑے مسلمان پر فرض كيا، اور حكم ديا كہ لوگوں كے نماز عيد كے ليے جانے سے قبل فطرانہ ادا كيا جائے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1503) صحيح مسلم حديث نمبر (984).

تو اس حديث ميں ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما كا قول: " ہر چھوٹے " اس ميں وہ بھى شامل ہے جو روزہ نہ ركھ سكتا ہو.

2 - صدقات اور زكاۃ كى مشروعيت ميں غالبا مسكين اور فقير كى مصلحت اور معاشرے كا عمومى ايك دوسرے كے ساتھ تعاون مد نظر ركھا گيا ہے، اور يہ سب سے زيادہ فطرانہ ميں ظاہر ہوتا ہے، كہ ہر چھوٹے اور بڑے غلام اور آزاد مرد و عورت پر فطرانہ فرض كيا گيا ہے، اور شارع نے اس كى فرضيت ميں نہ تو نصاب كى شرط ركھى ہے، اور

نہ ہی سال کی، اسی لیے یہ اس پر بھی فرض ہوتا ہے جو کسی عذر یا بغیر عذر کے روزے نہ رکھ سکا ہو، وہ بھی اس فطرانہ کی فرضیت کے مقصد کے ضمن میں آتا ہے.

3 ـ اور جس نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کے لیے لغو و بےہودگی سے پاکی اور مساکین کے لیے بطور کھانا فطرانہ فرض کیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1609).

استدلال میں ان کا کہنا ہے: " روزہ دار کے لیے پاکی " یہ اس بات کی دلیل ہے کہ فطرانہ صرف روزے دار پر فرض ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ا سکا جواب دیتے ہوئے کہا ہے:

" یہاں تطہیر اور پاکی کو غالب طور پر ذکر کیا گیا ہے، جس طرح کہ فطرانہ اس پر فرض ہے جو گناہ نہیں کرتا، مثلا متحقق صلاح، اور یا وہ شخص جو غروب شمس سے کچھ دیر قبل اسلام لایا ہو " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (3 / 369).

ابن حجر رحمہ اللہ کی کلام کا معنی یہ ہے کہ: غالب طور پر فطرانہ اس لیے مشروع کیا گیا ہے یہ روزہ دار کو پاک کرتا ہے، لیکن یہ پاکی اس کے فرض ہونے کی شرط نہیں، اس کی مثال زکاۃ کا مال ہے، کیونکہ یہ بھی مال کو پاک صاف کرنے کے لیے فرض کی گئی ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

آپ ان کے مالوں سے صدقہ (زکاۃ) لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاك صاف کردیں، اور ان کے لیے دعا کیجئے، بلا شبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمنان ہے، اور اللہ تعالی خوب سنتا اور خوب جانتا ہے التوبۃ (103).

اور اسکے باوجود زکاۃ چھوٹے بچے کے مال میں بھی فرض ہوتی ہے، حالانکہ وہ تطہیر کا محتاج نہیں، کیونکہ اس کی کوئی برائی نہیں لکھی جاتی.

لیکن شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ نے ا سکا ایك اور جواب دیتے ہوئے کہا ہے:

" بچوں اور غیر مکلف افراد، اور سفر یا بیماری کے عذر کی بنا پر روزے نہ رکھنے والوں کا فطرانہ ادا کرنا حدیث کے تحت آتا ہے، اور غیر مکلفین کے اولیاء کے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگا، اور عذر کی بنا پر روزے نہ رکھنے والوں کے لیے بھی پاکیزگی کا باعث ہے، کیونکہ وہ عذ زائل ہونے کے بعد روزے رکھینگے، تو اس طرح روزے رکھنے یا روزوں کی تکمیل سے قبل ہی پاکیزگی حاصل ہوگی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی الزکاۃ (فطرانہ) (2).

واللہ اعلم .